ہر انگریزی مہینے کی ۵ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون

قادیان دارالامان

رسالہ تشحیذ الاذہان

مرتبہ
قاضی محمد ظہور الدین اکمل

تمام خط وکتابت بنام مُحرّر | جلد ۱۴ | نمبر ۱۱

بابت ماہ نومبر ۱۹۱۹ء مطابق صفر ۱۳۳۸ھ

فہرست مضامین

قیمت سالانہ عوام سے عا غیر ممالک سے عہ طلباء سے عہ

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپا اور عبدالسلام پبلشر نے شائع کیا۔

تشحیذ الاذہان کی اپیل

گذشتہ مہینے میں ان حضرات کے نام درج ہو چکے ہیں جنہوں نے جناب ناظر تالیف و اشاعت کی اپیل دربارہ تشحیذ الاذہان کی طرف توجہ کی۔ اس کے بعد حسب ذیل احباب نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے :-

(۱) جماعت احمدیہ فیروز پور للعہ (۲) جماعت احمدیہ لاہور عـہ ۸ (۳) جناب خدا بخش صاحب سول ناظر جھنگ عـہ (۴) جناب ہاشم علی صاحب عـہ (۵) بابو خلیل الرحمن صاحب عـہ (۶) جناب عبد الواحد صاحب سے (۷) جناب اللہ دین ابراہیم بھائی صاحب عـہ کل رقم اب تک دو سو بیس روپے ہوئی۔ اور مطلوب ہے ایک ہزار روپیہ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کتنا کام باقی ہے بغیر اسکے نہ قرض ادا ہو سکتا ہے نہ فنڈ مستحکم۔ امید ہے احباب توجہ فرمائینگے۔

معذرت جب قادیان میں رسالہ لکھوانے کا انتظام نہ ہو سکا تو میں نے ۱۰۔ اکتوبر کو تمام مضمون یو۔ پی میں ایک کاتب کے پاس بھیجدیا۔ ۱۹۔ اکتوبر کو خط آیا کہ ۲۴ صفحے تک رسالہ لکھا جا چکا ہے اور تین چار روز میں بھیجدیا جائیگا اس کے بعد آج تک نہ کاتب کی خبر ہے نہ مضمون کی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۲۔ نومبر کو جب بالکل مایوس ہو گیا تو نیا مضمون یہاں ایک کاتب کے حوالہ کیا اور اس نے راتوں رات کچھ لکھ دیا۔ جو صرف ۳ دن میں چھپوا کر اور سلوا کر ارسال کر رہا ہوں ۱۶ صفحے کم ہیں جو اگلے رسالہ کا حجم زیادہ کر کے پورا کیا جائیگا۔ اس تنگ وقت میں نہ لکھوایا جا سکتا تھا نہ چھپوایا۔ خدا کرے کاتب کا انتظام ہو جائے اور یہ دقت پھر پیش نہ آئے ۔

درخواست مضمون منشی مولا بخش صاحب کشتہ منیجر اتحاد امرتسر اہل قلم اصحاب سے درخواست کرتے ہیں کہ حبیب خدا رسول مجتبیٰ کی سیرت پاک کے کسی نہ کسی نوع پر کوئی مضمون نظم یا نثر لکھکر ۲۵۔ نومبر تک ان کو ارسال فرماویں جو اتحاد میں درج ہوگا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ نومبر ۱۹۱۹ء

چیلنج

بوعدہ انعام مبلغ یک صد روپیہ انگریزی

بخدمت سائر علماء ومشائخ وسجادہ نشینان فرق اسلامیہ اضلاع پشاور۔ ہزارہ۔ کوہاٹ و بنوں۔ وڈیرہ اسمٰعیلخاں وڈیرہ غازیخاں۔ ومیانوالی و کامل پور و ملک سوات وبنیر وچھچھ ونواحی آن

یامعشر العلماء۔ آپ صاحبان کو یہ امر از روئے قرآن شریف وکتب دینیہ بخوبی معلوم ہوگا۔ کہ جب کبھی مخلوقِ خدا کا تعلق خدا تعالیٰ سے قطع ہو جاتا ہے اور لوگ اپنے پروردگار کی شریعت اور قوانین کی اطاعت سے غافل اور لاپرواہ ہو جاتے ہیں۔ اور عقائد اور اخلاق واعمال میں حد اعتدال سے گر جاتے ہیں۔ اور گوناگون قسم کی بداعمالیوں اور ہلاکتوں اور ضلالتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور کتاب الشریعت مہجور اور ترک ہو جاتی ہے لوگ

بالعموم کتاب اللہ وراء ظہورھم کانھم لا یعلمون (سورۃ بقر) کے مصداق صحیح ہو جاتے ہیں یعنی کتاب اللہ کو پس پشت ڈال دیتے ہیں گویا کہ وہ اس سے آگاہ تک ہی نہیں۔ اور ہر طرف آیت ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس کا نقشہ جم جاتا ہے یعنی خونریزی اور مفسدے اور خرابیاں بحر و بر میں لوگوں کے اپنی ہاتھوں سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ تو ایسے حالات کے ماتحت خدا تعالیٰ ہی مخلوق پر رحم کر کے اور محض اپنی رحمانیت کے تقاضا سے کوئی نبی و رسول مبعوث کر دیتا ہے کہ وہ لوگوں کو دعوت الی اللہ کرے اور ناصح امین کا کام دے۔ اور ہلاکتوں اور ضلالتوں سے نجات دے اور انکے عقائد اور اخلاق اور اعمال کی اصلاح کرے اور ان کو از سر نو مسلمان بنا دے اور صراط مستقیم پر قائم کرے۔ جیسا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے کر کے دکھایا۔ اور آیت یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین (سورۃ الجمعہ) اس امر کی مصدق ہے۔ یعنی وہ خدا کا نبی لوگوں کو آیات اللہ پڑھکر سناتا ہے اور ان کے عقائد و اعمال و اخلاق کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب الشریعہ کے تازہ بتازہ علم اور حکمت سے آگاہ کرتا ہے اور اس نبی کی آمد سے قبل ان لوگوں کا یہ حال تھا کہ کھلم کھلا ضلالتوں میں مبتلا تھے پھر ایک جماعت کے حصہ کثیر کا تزکیہ نفوس کر کے انکو اپنے اسوہ حسنہ پر قائم کر کے خود وفات پا جاتا ہے اور مرفوع الی اللہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے قرب میں جاگزین ہو جاتا ہے۔ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل (سورۃ النساء)

الغرض نسل آدم کی اصلاح کے واسطے یہ سُنّت اللہ حضرت آدمؑ کے زمانہ سے مقرر ہوئی اور آپ لوگ ہم سے متفق ہیں کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے زمانہ مبارکہ تک اسی سُنّت اللہ کا ظہور رہا اور خوب زور و شور سے رہا۔ ہاں آپکے برخلاف اور قرآن کریم و کلام اللہ کے ماتحت ہمارا یہ ایمان ہے کہ حیات آنحضرت صلعم کے بعد ۱۳ سو سال گذر گئے اور تمام اقوام عالم بالعموم اور جمیع فرق اسلامیہ کے افراد۔ عوام اور علماء و سادات و فقراء و مشائخ اپنے عقائد میں قرآن کریم کے برعکس ہو گئے اور ان کے اخلاق

اور اعمال سیدنا حضرت محمد رسول صلعم اور انکے اصحاب کبار کی اتباع اطاعت اور
اسوہ حسنہ کے مخالف ہوگئے۔ اور ۔ ۔ ۔ ۔ ولقد اضل منکم جبلاً
کثیراً (سورۃ یسین) کے مصداق ہوکر کثرت اس مخلوق خدا کی ضلالت اور ہلاکت میں پڑ گئی
تو انکو دوبارہ اطاعت قرآن کریم و اتباع سیدنا حضرت محمد صلعم پر قائم کرنے کے واسطے
یا بالفاظ دیگر ان اسمی اور رسمی مسلمانوں کو از سر نو مسلمان بنانے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے
حضرت احمد جری اللہ علیہ السلام کو سرزمین قادیان میں مبعوث کیا۔ جس کا دعویٰ تھا کہ میں وہ
آنیوالا مجدد ہوں۔ جس کو امام مہدی آخر زمان یا مسیح موعود نبی اللہ کے نام سے یاد کیا
گیا تھا۔ اس مبارک انسان نے اپنی وفات اور مرفوع الی اللہ ہونے سے قبل قریباً
پانچ لاکھ لوگوں کو مسلمان را مسلمان باز کردند کا مصداق بنا دیا۔ اور خود رفیق اعلےٰ
یعنی خدا تعالیٰ کے قرب میں جا پہنچا۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ عبدک المسیح الموعود۔

یا معشر المشائخ آپ صاحبان بخوبی جانتے ہیں کہ یہ موعود انسان کوئی نیا انسان
یا نیا مدعی نہ تھا۔ یہ وہی مبارک انسان تھا جس کا انتظار تم کئی صدیوں سے نہایت
شوق سے کر رہے تھے اور جسکے ظہور کے واسطے آپ لوگ مساجد میں اور مجالس میں دعائیں
مانگتے تھے۔ اور جس کے ظہور پذیر اور مبعوث ہونے پر ۔ ۔ ۔ اپنی دلی آرزوؤں اور خواہشات
کے پورے ہونے کو وابستہ رکھا تھا۔ اور جس کے دعوےٰ کو سنتے ہی آپ لوگوں کا خیال تھا کہ
آپ نہ صرف ایمان لے آوینگے اور اسکی نصرت اور اعانت کرینگے بلکہ اسکے ساتھ ملکر صداقت
اسلام میں مخالفین پر فتوح اور نصرتیں حاصل کرینگے۔ مگر جب وہ مبارک انسان
خدا تعالیٰ کے انتخاب کرنے سے اٹھا اور اس کے اذن اور وحی سے مدعی ہوا اور آپ
لوگوں کو دعوت الی اللہ دی تو آپ لوگوں نے بمصداق آیت کریمہ فلمّا جاءکم رسول
بما لا تھوی انفسکم ففریقاً کذبتم و فریقاً تقتلون (سورۃ البقرۃ)
خدا تعالیٰ کے رسول کو رد کر دیا کیونکہ جب وہ آپ لوگوں کے خیالات اور خواہشات کے
خلاف آیا۔ تو آپ لوگوں نے اس پر فتوےٰ کفر دیا۔ اور اس کو کافر اور دجال کہا
اور اس پر گونا گون فتاوے دئے اور ہر رنگ میں اس کی وحی اور تعلیم کو بگاڑ کر عوام الناس

کے سامنے پیش کیا۔ اور طرح طرح کے بہتان اور افترا کر کے اسکو رد کیا اور لوگوں کے نگاہ میں مذموم اور ممسوخ کر کے بتایا۔ اور ہر قسم کے استہزا اور تمسخر سے کام لیا۔

یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون (سورۃ یٰسین) یعنی اے حسرت اور افسوس ہے ان لوگوں پر کہ ان کے پاس کوئی نبی اور رسول نہ آیا مگر انہوں نے اس پر تمسخر کیئے اور ٹھٹھے اڑائے +

یاایھا العلماء - یہ پاک انسان جو حضرت احمد موعود علیہ السلام تھا۔ وہی مبارک وجود تھا جس کی آمد کی بشارت ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (سورۃ صف) میں دی گئی تھی۔ یعنی حضرت عیسیٰ ناصری نے فرمایا تھا کہ میں ایک عظیم الشان رسول کے آمد کی خبر دیتا ہوں جو میرے بعد آنیوالا ہے اور اس کا نام احمد ہوگا۔ اور اسی مبارک وجود کے بارے میں قرآن مجید میں یہ پیشگوئی تھی کہ یتلوہ شاھد منہ (سورۃ ہود) یعنی سیدنا حضرت محمد صلعم کے بعد اس کے نقش اور اتباع اور اطاعت میں بطور خلیفہ ایک عظیم الشان شاہد نبی آنیوالا ہے۔ جو سیدنا حضرت محمد صلعم ہی سے انوار اور فیوض اور برکت حاصل کرنیوالا ہے اور اسی میں سے ہوگا کوئی غیر نہ ہوگا۔ اور سورۃ جمعہ میں خداتعالیٰ نے اس کی جماعت کی خبر ان الفاظ میں دی تھی۔ واخرین منھم لما یلحقوابھم۔ یعنی ایک جماعت آخر میں پیدا ہونیوالی ہے۔ جو اصحاب محمد میں شمار اور داخل ہے مگر سر دست وہ ان اصحاب الرسول میں شامل اور ملحق نہیں ہوئی۔ اس جماعت کا کام وہی ہے جو اصحاب سیدنا حضرت محمد صلعم کا تھا یعنی اول اصلاح المسلمین دوم اشاعت الاسلام فی المنکرین۔ جو شخص خداتعالیٰ کے فضل اور رحم سے اس مبارک گروہ نے اپنے امام اور مقتدا کے نہ صرف خود اپنے عقائد اور اعمال اور اخلاق کی اصلاح کی۔ اور قرآن کریم کے تازہ بتازہ علوم اور عرفان سے آگاہی حاصل کی۔ اور جمیع فرق اسلامیہ کو ان سے مستفید اور مستفیض ہونے کی دعوت دی۔ اور انکو ان کے غلط اور باطل عقائد اور رسوم ورواج کی قیود کے ترک کرنے کا مشورہ دیا۔ بلکہ اس سے آگے بڑھکر اس عظیم الشان کام کے کرنے کا عہد کیا اور ذمہ لیا۔ جس کو آپ لوگوں کے

"حضرت خلیفۃ المسلمین سلطان روم" اور "حضرت شاہ کجکلاہ ایران" اور "حضرت امیر افغانستان" اور "حضرت خدیو مصر" باوجود اس شان و شوکت و عظمت شاہانہ سرانجام دینے کی کبھی توفیق نہ پا سکے۔ یعنی وہ امر جس کو دعوت الی اللہ یا تبلیغ اسلام کہتے ہیں۔ ہاں جماعت احمدیہ یا خدام حضرت احمد المسیح الموعودؑ مشرق میں نہ صرف ہندوستان کے اندر۔ آریہ سماج۔ برہمو سماج سکھ مذہب۔ بدھ مذہب۔ ہنود و نصاریٰ میں نہایت کامیابی سے عرصہ سے ادا کر رہے ہیں۔ اور ہندوستان سے باہر جزائر سراندیپ و ماریشس و آسٹریلیا و نیوزیلینڈ اور مملکت ایران و عراق عرب میں بجا لا رہے ہیں۔ بلکہ براعظم افریقہ کے ممالک مصر۔ برٹش شرقی افریقہ۔ و جرمن مشرقی افریقہ۔ و نائیجیریا۔ و سیرالیون۔ و لائبیریا میں بالعموم اور ممالک غربیہ میں سے جزیرہ انگلستان کے مرکزی شہر لنڈن میں بالخصوص نہایت کامیاب طور پر تبلیغ و دعوت الی الاسلام کر رہے ہیں چنانچہ خدا کے خاص فضل سے یورپ میں دو صد سے زائد نفوس صرف تین سال کے عرصہ میں احمدی مسلمان ہوئے الحمدللہ۔ ہر طرف ہمارے مبلغ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور جمیع انبیاء و رسل کی معصومیت و رسالت منواتے ہیں۔ اور انکو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلعم کی اتباع اور کتاب الشریعۃ قرآن کریم کی اطاعت پر آمادہ کرتے ہیں۔ آپ لوگ تو مومن ہونے کے مدعی ہو کر مومنوں کو کافر بناتے پھرتے ہیں اور وہ جن کو آپ لوگ کافر کہتے ہیں وہ کافروں کو موحد اور مومن بنا رہے ہیں۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ آپ کے پاس وہ متاع ہے اور ان کے پاس یہ متاع ہے

اے حضرات آپ لوگ بخوبی دیکھ رہے ہیں کہ دین اللہ کو چار مذاہب اور ۷۲ فرقوں میں تقسیم کیا گیا۔ علماء اور صوفیاء و مشائخ کی حالت کا اسوقت جو نقشہ ہے وہ دنیا سے پوشیدہ نہیں۔ امراء اور رؤساء جن باتوں میں مشغول ہیں اور عوام الناس تو خیر جو ہیں سو ہیں۔ آپ لوگ خود ہی کہتے ہیں کہ "مسلمانی در کتاب" یعنی اسلام معلوم کرنا ہو تو قرآن مجید میں مذکور ہے اور "مسلمانان در گور" یعنی مسلمان تلاش کرنے ہیں۔ تو وہ قبرستان میں مدفون ہو چکے ہیں۔ تو اب سوال یہ باقی رہتا ہے کہ آپ لوگ کیا ہیں؟

تو آپ لوگ خود قائل ہیں کہ "برعکس نہند نام زنگی کافور" یا "بدنام کنند انیکو نامے چند" یعنی نام کے مسلمان اور دین و ایمان سے بے خبر۔ افراد کا مجموعہ اور بس۔ آسمانی آفتوں اور گرفتوں کا وہ حال ہے جو روزمرہ دیکھ رہے ہیں۔ اور زمینی آفات اور بلیات کا یہ حال ہے جو ہر روز مشاہدہ میں آرہا ہے۔ تم پر نعمت نبوت و رسالت کا باب آسمان سے مسدود ہو چکا۔ اور مملکت و سلطنت کی امانت یہاں کھو چکے ہو خدا کے لئے ذرا تو سوچیں کہ اب آپ لوگوں کے پاس کیا باقی رہا سوائے اساطیر الاولین کے قصص اور کہانیوں کے۔ اس پر طرفہ یہ کہ اُمت موسویہ کی اصلاح کے واسطے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد تو تیس چالیس سے زائد نبی اور رسول آئے۔ جیسا کہ آتینا موسی الکتب وقفینا من بعدہ بالرسل (سورۃ بقر) سے ثابت ہے یعنی حضرت موسیٰ کو ہم نے کتاب الشریعۃ توراۃ دی اور اس کے بعد انکے اتباع میں کئی رسول بھیجے۔ مگر اُمت محمدیہ جو خیر اُمت ہونے کی مدعی ہے ان کی اصلاح کے واسطے حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے بعد بجائے اس کے کہ تیس چالیس نبی اور رسول آتے اُلٹے ان کے حصہ میں تیس چالیس دجال یا مدعیان نبوت کاذبہ موعود ہوئے تا کہ بجائے اصلاح کے کفر و ضلالت میں بڑھیں اور ایک صادق مدعی نبوت مسیح موعود نبی اللہ کا وعدہ بھی دیا گیا تو بھی اس کی شناخت کا انکے ہاتھ میں کوئی صحیح اور فیصلہ کن معیار نہیں۔ تلک اذا قسمۃ ضیزیٰ ؁

اے حضرات۔ حضرت احمد موعود علیہ السلام عین وقت پر آئے اور ضرورت آمد کی مقتضی تھی۔ اور اس کو خود خدا تعالیٰ نے منتخب کیا۔ اس کی صداقت اور سچائی پر زمین و آسمان نے شہادت دی۔ اور اس نے خدا تعالیٰ سے نبی کا نام پایا۔ اور خود نبیوں کا کام کر گیا۔ اور آپ لوگوں کو قرآن حمید میں حکم دیا گیا تھا کہ ولا تکونوا اول کافر بہ یعنی سب سے اوّل تم اس کے کافر مت ہو۔ دعویٰ کا ذکر سنتے ہی تکذیب پر ست کمر بستہ ہو کیونکہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تلک القری نقص علیک من انباءھا۔ ولقد جاءتھم رسلھم بالبینات۔ فما کانوا لیؤمنوا بما کذبوا من قبل۔ کذلک یطبع اللہ علی قلوب الکافرین۔ (سورۃ الاعراف آیت ۱۰۰) یعنی قرآن حمید

میں جن ہلاک شدہ قریوں کا ذکر ہم نے تمکو سُنایا ہے ان سب کے پاس ان کے رسول بیّنات کے ساتھ گئے تھے۔ مگر جن لوگوں نے ایک دفعہ پہلے تکذیب انبیاء کر دی پھر انکو ان رسولوں پر ایمان لانے کی توفیق نہیں ملی۔ اور اسی سُنّت مستمرہ کی بنا پر ہم مکذّبین رسل کے دلوں پر ہر زمانہ میں مُہر کر دیتے ہیں۔ پس آپ لوگوں نے نہ تو حضرت موعود علیہ السلام کی دعاوی و تعلیم کو غور سے سُنا اور نہ منصفانہ رنگ میں بُغض و حسد کو دُور کر کے غور کی بلکہ بلا سوچے سمجھے دعوت حقّہ کو ردّ کر دیا اور وہ بھی صرف اپنے ایک باطل عقیدہ اور خیالات کی بنا پر جو محض خود ساختہ تھے کہ (۱) سیّدنا حضرت محمدؐ خاتم النبیین صلعم کے بعد باب رسالت تا ابد مسدود ہے (۲) اور حضرت جبرئیلؑ کا نزول بوحی النبوۃ کرنا تا قیامت منقطع ہے اور آریہ قوم اور آل فرعون کے عقیدہ کی اتباع کی۔ اور اپنے آپ کو اہلِ حق خیال کر لیا ؎

اے حضرات! حضرت احمد علیہ السلام اور ہم احمدی افراد صدق دل سے (۱) خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک اور لیس کمثلہ شیء اور (۲) جمیع انبیاء و رسل کو صادق و امین جانتے ہیں (۳) اور سیّدنا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو خاتم النبیین اور شارع رسول یقین کرتے ہیں (۴) اور قرآن حمید کو جمیع شرائع کا جامع جانتے ہیں۔ یک قدم دُوری ازاں عالی جناب۔ نزد ما کفر ست و خسران و تباب ۔ اور قرآن کریم جو ہماری کتاب الشریعۃ ہے اسکے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام تسلیم کرتے ہیں اور جو عقائد اور اعمال اور اخلاق وہ تعلیم دیتا ہے موجبِ نجات جانتے ہیں۔ اور سیدنا حضرت محمدؐ رسول اللہ صلعم کی سُنّت اور اسوہ حسنہ کی اتباع اخلاق اور اعمال اور عبادات میں فرض مانتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے موحد اور مومن ہیں اور لا الٰہ الّا اللہ محمدؐ رسول اللہ کے قائل ہیں اور ان امور میں آپکا ہم سے اتفاق ہے مگر ہمارا آپ سے خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کی حدیث کے ان معنوں سے اختلاف ہے کہ گویا آنحضرت صلعم نے اپنی اُمّت پر باب نعمت نبوّت کو تا ابد مسدود کر دیا۔ اور اس نعمت عالیہ سے یہ خیر اُمّت تا ابد محروم ہے اور اس طرح گویا آنحضرتؐ کا وجود اہل عالم کے واسطے ایک عظیم الشان نعمت کے پانے سے مانع ہوا ہم ایسا آنحضرتؐ کے رحمۃ للعالمین ہونے کے منافی جانتے ہیں ؎

اے حضرات! ہم سلف صالحین میں سے اُن بزرگوں سے صدق دل سے متفق ہیں
جو خاتم النبیین کے معانی ذیل بیان کر گئے ہیں اور یہ معانی درست اور صحیح ہیں:۔

(۱) آنحضرتؐ خاتم النبیین ہیں۔ ان معنوں میں کہ آپ سے اعلیٰ اور ارفع مقام نبوت میں
کسی دوسرے نبی اور رسول کو حاصل نہیں ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ گویا آپ جمیع انبیاء و رسل سے
افضل اور برتر ہیں یا سید المرسلین ہیں۔ جیسا کہ فکان قاب قوسین او ادنیٰ (سورۃ نجم)
اور حدیث انا قائد المرسلین یوم القیامۃ ولا فخر۔ وکنت امام النبیین۔ و
سید الاولین والاخرین ولا فخر۔ سے ظاہر ہے۔ تو کوئی نبی اور رسول آپ سے
افضل تو کیا نفس فضیلت میں آپ کے برابر بھی نہیں ہو سکتا :

(۲) آنحضرت صلعم خاتم النبیین ہیں۔ ان معنوں میں کہ آپ کا وجود مبارک جمیع رسل
کی رسالت کا مجموعہ ہے جیسا کہ یا ایھا الرسل کے خطاب خداوندی سے ظاہر ہے
اور آپ کی وحی رسالت یا قرآن مجید جمیع شرائع کا گلدستہ ہے جیسا کہ فیھا صحف
مطھرۃ وکتب قیمۃ (سورۃ بینہ) سے ثابت ہے یعنی جمیع پاک صحف آسمانی
اور غیر متبدل قوانین اس کتاب اللہ میں جمع ہیں۔ پس آپ کا سا نبی ان خصوصیات
میں یا آپ کی کتاب الشرعیہ کی طرح کوئی شریعت نہ ہوئی اور نہ تا ابد ہوگی :

(۳) آنحضرت صلعم خاتم النبیین ہیں۔ ان معنوں میں کہ آپ کی نبوت اور رسالت پر
ایمان لا کر جمیع انبیاء و رسل کی تصدیق ہوتی ہے۔ کیونکہ ان الفاظ کے صحیح معنی یہی
ہیں کہ نبیوں کی مُہر اور مُہر کی غرض تصدیق کرنا ہے پس آپ جمیع نبیوں کی نبوت پر
مُہر تصدیق ہیں۔ جیسا کہ مصدق لما بین یدیہ کی منشاء ہے :

(۴) آنحضرت خاتم النبیین ہیں ان معنوں میں کہ آپ کی اتباع اور اطاعت کے
بغیر تا قیامت کوئی شخص محبوب خدا و مقبول بارگاہ الٰہیہ نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ ان کنتم
تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (سورۃ آل عمران) سے ثابت ہے یعنی
اگر تم لوگ محبوب خدا بننا چاہتے ہو۔ تو میری اتباع کرنی ہوگی تاکہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنا
محبوب بنا دے۔ اور ان الدین عند اللہ الاسلام ومن یبتغ غیر الاسلام

دیناً فلن یقبل منه - وھو فی الاٰخرۃ من الخٰسرین (سورۃ آل عمران - آیت ۱۷-۶۹)
اسکا مؤید ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول دین اسلام ہے - اور پھر فرمایا کہ جو شخص غیر الاسلام میں ہو کر خدا تعالیٰ تک پہنچنا چاہتا ہے وہ ہرگز درجہ قبولیت و شرف محبوبیت حاصل نہ کریگا - اور انجام کار وہ خائب و خاسر گروہ میں سے ہو گا ؛

حضرت عائشہ صدیقہ رض کہتی ہیں کہ قولوا انه خاتم النّبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ (مجمع البحار الانوار تکملہ صفحہ ۸۲) یعنی آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین ضرور کہو - مگر یہ مت کہو کہ لا نبی بعدہٗ یعنی آپ کے بعد کوئی اُمتی نبی اور رسول نہ ہو سکیگا - حضرت امام محی الدین ابن العربی اپنی تصانیف میں اور حضرت امام شعرانی الیواقیت والجواہر میں - حضرت محمد طاہر گجراتی مجمع البحار کے تکملہ صفحہ ۸۲ پر - اور مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی - مولانا ملا علی قاری اور مولانا محمد قاسم دیوبندی وغیرہم سے متفق ہیں کہ کوئی شارع رسول نہ ہو گا ہاں تابع اور اُمتی نبی ہو سکتا ہے کیونکہ باب نبوت بکلی ہرگز مسدود نہیں - پس ان کا ہم سے اور ہمارا ان سے اتفاق ہے - اور قرآن کریم اور احادیث صحیحہ اور سُنّت اللہ ہمارے مصدق اور مؤید ہیں اور خدا تعالیٰ کا فرستادہ نبی اس پر شاہد ہے ؛

اے حضرات! ہم آپ کے ساتھ ہرگز اس بات پر متفق نہیں ہو سکتے کہ از روئے قرآن کریم واحادیث نبوی باب نبوت تا قیامت بکلی مسدود ہے - اور آنحضرت صلعم ان معنوں میں خاتم النّبیین ہیں کہ گویا آپ نے ایک عظیم الشان نعمت (جو نبوت ہے) کا دروازہ تا قیامت اپنی اُمت مرحومہ پر بھی مسدود کرا دیا - اور آنحضرت صلعم کا کوئی اُمتی یہ اہلیت نہیں رکھتا کہ خدا تعالیٰ اسکو نبی اور رسول مقرر کرے اور اس سے اصلاح عالم کا کام لے اور اگرچہ بحالت نبوت و رسالت وہ آپکا ہی کامل مطیع اور متبع ہو - اور اگرچہ آپ ہی کے فرائض نبوت کو ادا کرتا ہے اور آپ ہی کی کتاب الشریعۃ کے علوم اور معارف اور حکمت سے لوگوں کو آگاہ کرے - اور آپ ہی کی اُمت کے اسمی اور رسمی مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنائے انکے عقائد اور اعمال اور اخلاق و نفوس کا تزکیہ کرے - اور آپ ہی کے منکروں پر آپ ہی کی تائید اور تصدیق میں اتمام حجت کرے اور ان کو ہر میدان مقابلہ میں شکست دیکر ان پر فتوح اور نصرتیں حاصل

کرتا رہے۔ خدا کے لئے ذرا سوچو انما اعظکم بواحدۃ۔ ان تقوموا للہ مثنی و فرادی ثم تتفکروا۔ (سورۃ النساء) یعنی میں آپ کو ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ خدا کے لئے ایک ایک ہو کر اور دو دو ملکر ٹھیرو اور پھر غور اور سوچ سے کام لو۔ کہ یہ آپ لوگ کیا کہتے ہیں اور کیسا عقیدہ اختیار کئے ہوئے ہیں ؛

اے حضرات! اگر آپ لوگ اپنے اس عقیدہ میں راستی اور صداقت پر ہیں اور آپ نے کسی نص صریح قرآن حمید کی بناپر ان عقائد کو اختیار کیا ہے تو بے شک آپ مجبور اور معذور ہیں کہ حضرت احمد موعودؑ کو نبی اللہ اور رسول اللہ قبول نہ کریں بلکہ ان کو کافر اور دجّال کہیں۔ آؤ اور خدا کے لئے آؤ۔ اور اپنے اس عقیدہ کی تائید اور تصدیق میں آیات اللہ یا نص صریح کلام اللہ پیش کرو۔ اور ہم خدام حضرت مسیح موعودؑ آپ کو نہایت زور اور تحدّی سے بوعدۂ انعام مبلغ یک صد روپیہ چیلنج کرتے ہیں کہ

(۱) آپ لوگ کلام اللہ قرآن حمید میں بتاویں کہ کہاں لکھا ہے کہ سیّدنا حضرت محمد صلعم کی امّت میں سے کوئی اُمّتی نبی اور رسول تاقیامت نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ وہ نبی متبع سیدنا محمد اور تابع شریعت قرآنیہ ہی کیوں نہ ہو۔ لن یبعث اللہ من بعد محمد رسولًا ابدًا یا اس کے ہم معنی الفاظ بتادو ؛

(۲) کلام اللہ قرآن شریف میں کہاں تحریر ہے کہ باب نبوت اُمّت محمدیہ پر تاقیامت کلّی مسدود ہے۔ ان باب النبوۃ مسدود علیٰ امّت محمد الیٰ یوم القیامۃ یا اسکے مترادف الفاظ ہوں ؛

(۳) کتاب اللہ فرقان مجید میں کہاں لکھا ہے کہ وحی النبوۃ کا نزول سیدنا حضرت محمد صلعم کے بعد تاقیامت نہ ہو گا۔ لن ینزل وحی النبوۃ من بعد محمد الیٰ یوم القیامۃ یا اس کے قریب المعنی الفاظ ہوں ؛

(۴) کلام اللہ قرآن مجید میں کہاں وارد ہے کہ حضرت جبرئیل کا نزول وحی النبوۃ کے ساتھ تاقیامت منقطع ہو چکا ہے۔ لن ینزل جبریل بالوحی النبوۃ علیٰ احدٍ من امّۃ محمد الیٰ یوم القیامۃ یا اسکے قریب المعنی عبارت ہو ؛

(۵) کیا قرقان حمید کی کسی دوسری آیات سے خاتم النبیین کے بالقطع والیقین یہ معنی ثابت ہیں کہ لن یبعث اللہ نبیاً من امۃ محمد الیٰ یوم القیامۃ ۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔ تاقیامت کوئی شخص نبی اور رسول نہ ہوگا ؟

(۶) قرآن کریم کی کن دوسری آیات سے ثابت ہے کہ الیوم اکملت لکم دینکم کی صحیح اور درست تفسیر اور تشریح یہ ہے کہ باب نبوّت بکلی مسدود ہے۔ یا بالفاظ دیگر انبیاء کی غرض بعثت صرف تکمیل دین کرنا ہے۔ اور بس ؟

(۷) قرآن کریم کے جس قدر نسخے تیرہ سو سال کے اندر طبع ہوئے یا تحریر ہوئے سب میں خاتم النبیین کی تا بالفتح ہے اور خاتم تا بالفتح اسم آلہ ہے اور اس کے معنی صرف مُہر ہیں۔ یعنی آنحضرتؐ نبیوں کی مُہر ہیں۔ جس سے مدعا نبیوں کی صداقت کی تصدیق ہے مگر آپ لوگ جو خاتم النبیین کے تا بالکسر قرار دیکر اس کو اسم فاعل کے معنوں پر لاکر اس کے معنی نبیوں کا خاتمہ کرنے والا قرار دیتے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ایسا قرآن کریم کہاں اور کس ملک میں ملتا ہے جس میں خاتم النبیین کے تا بالکسر طبع شدہ موجود ہو (یہ الگ بات ہے کہ خاتم ہو۔ تو بھی اسکے یہ معنی نہیں کہ آپ کے بعد نبی کوئی نہیں ہوگا)

(۸) قرآن حمید سے معلوم ہوتا ہے کہ آل فرعون نے حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں یہ عقیدہ بنالیا تھا کہ باب نبوّت حضرت یوسف علیہ السلام پر تا ابد مسدود ہے اور آپ کے بعد کوئی مدعی نبوّت صادق نہیں ہوسکتا۔ اور وہ کہا کرتے تھے کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولًا (سورۃ المومن) اور اس طرح انہوں نے حضرت موسیٰؑ کو مدعی کاذب قرار دیا۔ اور آل فرعون کے رجل مومن نے ان کو ملامت کی۔ مگر آج جب آپ لوگوں نے بعینہٖ یہی عقیدہ سیدنا حضرت محمد رسول صلعم کے بعد اختیار کرلیا ہے آپ از روئے قرآن کریم کیونکر مومن ہوسکتے ہیں؟

(۹) جیسا کہ آپ لوگ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلعم پر باب نبوّت مسدود کرکے ہر مدعی نبوّت کو آنحضرتؐ کے بعد کافر اور دجال کہتے ہیں۔ اگر ایسا ہی آریہ قوم چار رشیوں پر (۴)، آل فرعون حضرت یوسف علیہ السلام پر (۵) اُمّت موسویہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر

(۵) اُمّت زردشت حضرت زردشت علیہ السلام پر (۶) اُمّت عیسویہ حضرت عیسیٰ ناصری علیہ السلام پر باب نبوّت مسدود قرار دیدیں (جیساکہ فی الواقعہ صریحاً ان کا یہی عقیدہ ہے) اور ہر مدعی نبوّت کو اپنے مخصوص نبی کے بعد کافر اور دجّال کے نام سے یاد کریں تو بتاؤ آپ لوگ انکو کیونکر کافر کہہ سکتے ہیں؟ ؛

(۱۰) قرآن حمید میں نبی کی کیا جامع اور مانع تعریف وارد ہے اور صادق مدعی نبوّت کی شناخت اور صداقت کا کیا معیار ہے۔ جو قرآن حمید میں بیان شدہ جمیع انبیاء و رسل پر چسپاں ہوتا ہے کیا وہی تعریف اور معیار صداقت سیّدنا حضرت احمد موعودؑ کا مکذب ہے؟ ؛

اے حضرات! تلک عشرۃ کاملۃ یہ کامل دس سوالات ہیں۔ ان میں سے ہر سوال کا جواب کلام اللہ سے ہاں محض نص صریح کتاب اللہ اور ما انزل اللہ سے دیں۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین (سورۃ بقرہ) یعنی اگر آپ لوگ اپنے ان عقائد انقطاع نبوّت میں صادق ہیں۔ تو اپنی برہان قرآن حمید میں سے لاؤ۔ اور اگر نہ پیش کر سکو اور ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو پھر اس آگ سے ڈریں جس کا ایندھن الناس یعنی دجّال ہوگا اور سنگدل لوگ ہونگے۔ اور یہ آگ کافر قوم کے واسطے ہی طیار شدہ ہے۔ پس کیا اچھا ہو گا کہ آپ تلخ پیالہ کو ٹالنے کی کوشش نہ کریں۔ محض قیاسات اور ذاتی اجتہادات اور اقوال شتّی اور کلام البشر سے حیلے حوالے تلاش نہ کریں اور کتاب اللہ وراء ظھورھم کانھم لا یعلمون نہ کر بیٹھیں۔ کیونکہ ہمارا ایمان ہے اور قرآن حمید شہادت دیتا ہے کہ باب نبوّت کو کسی خاص نبی پر مسدود کرنے والے لوگ ہرگز اپنے ہاتھ میں آیات اللہ سے نص صریح پیش نہیں کر سکتے۔ الذین یجادلون فی آیات اللہ بغیر سلطان اتاھم۔ کبر مقتاً عند اللہ وعند الذین امنوا۔ کذلک یطبع اللہ علیٰ کل قلب متکبر جبار (سورۃ المومن آیت ۱۸) یعنی وہ لوگ جو لسن

یبعث اللہ من بعدہ رسولاً کا عقیدہ رکھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فتوے کے ماتحت مسرف اور مرتاب ہیں۔ یہ لوگ آیات اللہ یا انبیاءؑ کے حق میں ردّ و قدح تو کرتے ہیں مگر ان کے ہاتھ میں کوئی برہان یا سلطان منجانب اللہ نہیں ہوتا۔ اور اللہ تعالےٰ اور مومنوں کے نزدیک یہ بڑی قابل نفرت بات ہے۔ چونکہ یہ فعل متکبّر اور جبّار انسانوں کا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایسے افعال کی بنا پر ان کے دلوں پر مُہر کر دیتا ہے۔ اور یہ سُنّت اللہ ہے۔ متکبّر اس لئے ہوتے ہیں کہ کہتے ہیں کہ ہم کو کسی نبی اور مصلح کی ضرورت ہی نہیں۔ جبّار اس لئے ہوتے ہیں کہ اپنا عقیدہ دربارۂ انقطاع نبوّت بلا دلیل محض جبر اور دھینگا دھینگی منواتے ہیں۔ کیا آپ لوگوں کی بھی فی الحقیقت یہی حالت ہے۔ یا آپکے پاس سلطان اور برہان من کلام اللہ موجود ہیں۔ اور اگر ہیں تو ھاتوا برھانکم ؏

اے حضرات! ہمارا مطالبہ محض قرآن کلام اللہ سے ہے کسی کلام البشر سے نہیں۔ ایک مومن انسان کے واسطے قرآن کریم کتاب اللہ حکم اور عدل ہے۔ کتاب اللہ عقائد اور امور توحید و رسالت میں مکمّل اور مفصل ہے۔ کیا آپ لوگ کلام اللہ کو مجمل اور نامکمّل کہہ سکتے ہیں۔ کیا جمیع عقائد اسلامی کی بنیاد کلام اللہ اور کتاب اللہ نہیں۔ کیا قرآن کریم تفصیلاً لکل شیءٍ ۔ کتاباً مفصلاً ۔ اور فصلناہ علیٰ علمٍ ۔ اور اولم یکفھم کی مصداق نہیں ہے۔ یعنی یہ کتاب ہر امر دینی کے واسطے مفصل ہے بالتفصیل بیان کرنے والی کتاب ہے۔ اس کو ہم نے اپنے علم کل کی بنا پر مفصل کیا ہے۔ کیا یہ کتاب اللہ انکو اپنے فیصلوں کے واسطے کافی نہیں۔ یاد رکھو کہ تمام عقائد نہایت مدلّل اور مفصّل اس میں موجود ہیں۔ ہاں اخلاق اور اعمال اور طرز عبادات اور امور معاشرت کا حکم قرآن مجید نے دیا ہے۔ اور اس کی کیفیت و کمیّت اور طرز ادا کے واسطے سیّدنا حضرت محمد رسول اللہ ؐ کو پیش کیا ہے۔ جیسا کہ فاذکروا اللہ کما علمکم۔ اور ویکون الرسول علیکم شھیداً اور لقد کانت لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کی آیات سے ظاہر ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کو عبادات میں اس طرز اور کیفیت میں یاد کرو جیسا کہ یہ رسول کر کے دکھاوے۔ اور یہ رسول تمہارے واسطے بطور

نمونہ ہوگا۔ اور تمہارے واسطے رسول اللہ کا وجود اسوہ حسنہ ہے۔ پس عقائد اور اعمال کو باہم مت مخلوط کرو۔ ہماری بحث اور مطالبہ عقائد کے بارہ میں ہے اور آپ لوگ تفصیلات عبادات لیکر لوگوں کو کہتے پھریں کہ قرآن کریم مجمل اور کتاب ہے۔ اس میں ہر بات کہاں لکھی ہے۔ خدا سے ڈرو اور عوام الناس کو دھوکا مت دو۔ فاتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین؂

آنحضرت صلعم کو قرآن کریم کے علاوہ ایک اور بات بھی حاصل تھی۔ جس کو کشوف و رؤیا کہتے ہیں۔ اور جس کا ثبوت مثلہ معہ میں ہے۔ اور تمام عبادات کی طرز اور تفصیلات بربنا ور رؤیا و کشوف بتائے گئے ہیں۔ پس اس امر کی بنیاد بھی اول وحی اور دوم کشوف و رؤیا ہیں۔ جو وحی اللہ کے مثلہ کے مصداق ہیں؂

ہم اس چیلنج کو نامکمل تصوّر کریں گے۔ اگر ہم حضرت احمد موعود علیہ السلام کے منکران نبوّت کی ذیل میں جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے وکیل لاہور۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل لاہور اور جناب مولوی غلام حسن خاں صاحب سب رجسٹرار پشاور کو مستثنیٰ کر دیں کیونکہ یہ حضرات ان چند افراد کے لیڈر ہیں۔ جنہوں نے حال میں مصلحت وقت کے ماتحت غیر احمدیوں کے ہمنوا ہو کر باب نبوّت کو کلّی مسدود قرار دیا۔ اور حضرت احمد موعودؑ کو محدث یعنی غیر نبی قرار دیا۔ اور آپ کی نبوّت سے خود منکر ہو گئے حضرت موصوف کو نبی ماننے والوں پر فتویٰ کفر دیا۔ اور مدعی نبوّت کو کافر اور کذّاب کہا۔ پس جو شرائط دوسرے علماء و مشائخ کے واسطے ہیں وہی ان بزرگوں کے لئے ہیں۔ اور ہماری جانب سے بالخصوص مخاطب ہیں امید ہے کہ کوئی دوسرا شخص ان کی جانب سے حق وکالت نہ ادا کریگا۔ اور اگر یہ بزرگ الا تنطقون کے مصداق ہو کر بالکل خاموش ہوگئے۔ اور اپنے منکر ہونے کا ثبوت بہ تصدیق کلام اللہ دیں تو جو ان کی طرف سے خود بخود وکیل بنکر جواب دینے کے لئے ساعی ہو وہ از راہ کرم جبّار ہونے کا ثبوت نہ دیں کہ نص صریح تولن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کے عقیدہ کی تائید میں پیش نہ کر سکیں اور محض ادھر اُدھر کی باتوں سے اصل مطالبات کو ٹالدیں؂

اے حضرات! چونکہ خدا تعالیٰ کا ہی کام ہے کہ نبی اور رسول منتخب کرے جیسا کہ

(۱) اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (۲) اللہ یصطفی من الملٰئکۃ رسلاً ومن الناس (سورۃ الحج) اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء (سورۃ النساء) سے ثابت ہے تو یہ خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے کہ وہ اپنی صریح وحی اور کھلے کلام کے ذریعہ سے اپنی مخلوق کو اطلاع دے کہ ہم نے فلاں نبی اور رسول کے بعد باب نبوّت بکلّی مسدود کر دیا۔ پس ہم اپنے تمام مطالبات خدا تعالیٰ کی وحی اور کلام اللہ اور ما انزل اللہ پر منحصر رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۱) ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الظالمون۔ (۲) ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الفاسقون (۳) من لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الکافرون (سورۃ المائدہ) یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ کے کلام اللہ پر اپنے اعتقادات اور معاملات کے فیصلے منحصر نہیں رکھتے وہ لوگ ظالم ہیں فاسق ہیں اور کافر ہیں۔ اگر منکرانِ حضرت مسیح موعودؑ میں سے کوئی جواب دے تو وہ محض قرآن کریم سے دے۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب یا ان کے رفقاء میں سے جواب دے تو وہ حضرت احمد موعود علیہ السلام کی وحی کو بھی کلام اللہ ہونے کی حیثیت سے پیش کر سکتا ہے۔ ہاں اس امر میں فیصلہ احادیث الرسول نہیں۔ ہاں کسی نص صریح کی تائید میں اگر وہ ضرورت خیال کریں تو بطور مزید پیش کر سکتے ہیں اور بس۔

اے حضرات! اگر آپ لوگ خدا تعالیٰ کے واسطے غور کریں اور موت کو مدِّ نظر رکھکر اور نفس کی فریبی کو چھوڑ کر اور ذاتیات کو الگ رکھکر عدل و انصاف اور اظہارِ حق کے واسطے اپنے ضمیر اور ایمان کو مدِّ نظر رکھکر جواب دیں۔ تو ہم آپ کے ممنون ہونے کے علاوہ فی سوال کے معقول جواب پر مبلغ دس روپے (۱۰) اور کامل دس (۱۰) سوالوں کے جوابات پر مبلغ یک صد روپیہ نقد بطور انعام پیش کرنے کو طیار ہیں۔ اور یہ ہمارا عہد ہے۔ الیس منکم رجل رشید؟

چیلنج دہندہ۔ قاضی محمد یوسف فاروقی احمدی۔ قاضی خیل ہوتی ضلع پشاور۔ سیکرٹری انجمن احمدیہ پشاور

یاد داشت (۱) جن حضرات نے جواب دینا ہو خواہ وہ اخبار ہو یا اشتہار ہو یا مطبوعہ رسالہ اس کی ایک دو کاپیاں ہمارے پاس ضرور ارسال کریں۔ اگر چاہیں تو رجسٹرڈ ارسال کرسکتے ہیں۔ اور (۲) جن کو اس چیلنج کی کاپیاں مطلوب ہوں وہ ہمارے نام ٹکٹ ارسال کرکے حسب ضرورت کاپیاں طلب کرسکتے ہیں (۳) جن حضرات کو اسلام یا قرآن کریم یا حضرت مسیح موعود کے بارہ میں کوئی امور دریافت کرنے ہوں وہ ہم سے بذریعہ خط وکتابت یا دار الکتب احمدیہ پشاور۔ واقعہ شہر پشاور علاقہ جہانگیر پورہ ۔ بازار داروگراں بالمقابل مسجد تشریف لاکر صبح دس بجے سے قبل اور ۴ بجے شام بعد بالمشافہ دریافت کرسکتے ہیں۔ اور (۴) اگر کلام اللہ کا ترجمہ یا تفسیر سہل اور معقول اور زمانہ حال کی روشنی میں پڑھنا چاہیں تو مفت ہمارے درس قرآن کریم میں جو دار الکتب احمدیہ پشاور میں روزمرہ بعد از نماز شام ہوتا ہے۔ شامل ہوسکتے ہیں۔ اور اس درس قرآن کی غرض نو تعلیم یافتہ نوجوانوں کو اصل اسلام اور حقیقت قرآن سے آگاہ کرنا ہے اور ان کے عقائد اور اعمال اور اخلاق کی اصلاح کے واسطے انکو اصل بنیاد سے باخبر کرنا ہے تاکہ وہ آریہ و عیسائیوں یا دہریت کے شکار نہ ہوں یا غلط رسوم و رواج اور عقائد باطلہ اور توہمات میں مبتلا نہ ہوں ہر شخص کے سوال کا جواب خوش اخلاقی اور معقولیت سے دیا جاویگا۔ تاکہ ہر متلاشی اور متردد دل اطمینان اور سکون حاصل کرسکے۔ وباللہ التوفیق ؞

المشتہر

محمد عبد المجید احمدی۔ سیکرٹری انجمن احمدیہ پشاور

(مد تبلیغ و اشاعت)

تصدیق ہو گئی

کہ شیعہ نے عمداً غلط حوالہ دیا۔

ماہ ستمبر کے تشحیذ میں ہم نے رسالہ اصلاح مجموعہ نمبر ۵ سے یہ عبارت نقل کر کے "دیکھئے رسول اللہ نے بوقت انتقال فرمایا تھا۔ کہ لاؤ قلم و دوات کو وصیت نامہ لکھدیں۔ تا پھر کوئی گمراہ نہ ہو۔ عمر نے کہا یہ شخص غلبۂ درد سے ہذیان بک رہا ہے۔ کتاب خدا ہم کو کافی ہے۔ جس پر وہاں شور و غل ہوا"

(دیکھو صحیح البخاری کتاب المرضی ص ۸۴۶ مطبوعہ دہلی)

سوال کیا تھا کہ ہم نے کتاب المرضی کو اول سے آخر تک خوب دیکھا بھالا۔ مگر ہمیں کوئی ایسا لفظ نہ ملا جس کا ترجمہ یہ ہو۔ کہ حضرت عمرؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہا کہ یہ شخص (نعوذ باللہ) ہذیان بک رہا ہے۔ پس مہربانی فرما کر صحیح حوالہ دیا جائے۔ ورنہ یہ تو مسلم ہے کہ بددیانتی نہایت مکروہ فعل ہے۔ خصوصاً مذہبی دنیا میں۔ مناظرات میں صداقت و ایمانداری کو بھول جانا نہایت قابل اعتراض بات ہے۔ اس لئے ہمیں یقین تھا کہ شیعہ قائم مقام رسالہ اصلاح اس کی اصلاح کر دیگا۔ مگر تعجب ہے۔ کہ ہمارے فاضل ایڈیٹر اصلاح نے "حدیث قرطاس اور مرزائیوں کا شور و غل" کے عنوان سے ایک مضمون ۷۲ سطر کا لکھ مارا ہے۔ مضمون کی اسقدر غیر ضروری طوالت ہی بتا رہی ہے۔ کہ جناب شیعہ صاحب اپنی اس بے دیانتی (گستاخی معاف اس لفظ کے بغیر اور کیا لکھا جائے) کو الفاظ کے پردے میں چھپانا چاہتے ہیں۔ ورنہ صاف ظاہر ہے۔ کہ اس سوال کا یہ دو سطری جواب ہو سکتا ہے کہ فلاں باب میں یہ حدیث ہے۔ اور یہ الفاظ ہیں۔ جنکا ترجمہ یہ ہے۔ کہ عمرؓ نے کہا یہ شخص غلبۂ درد سے ہذیان بک رہا ہے" مگر بجائے اسکے آپنے جو کچھ جواب دیا۔ اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے :۔

(۱) اس مضمون کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ آخر اس افترا پردازی کا کیا نتیجہ ہوگا :

(۲) آپ نے دعوی تو کر دیا "شیعہ نے غلط حوالہ دیا" مگر ثبوت ندارد ۔

(۳) جو حوالہ اصلاح میں دیا گیا ہے ۔ وہ بخاری کی کتاب المرضیٰ کا ہے ۔ پارہ ۱۸ ۔

(۴) آپ جو "عبارت" پیش کر رہے ہیں ۔ وہ باب "کتابۃ العلم" کی ہے جو پہلے پارہ میں ہے اگر کتاب المرضیٰ کی روایت نقل کرتے ۔ تو آپ کو معلوم ہوتا ۔ شیعہ کا حوالہ کسی طرح غلط نہ تھا ۔

(۵) آپ پوچھتے ہیں ۔ ہذیان بک رہا ہے کس لفظ یا فقرہ کا ترجمہ ہے ۔ تو میں عرض کرتا ہوں یہ ترجمہ اہجر کا ہے ۔ دیکھئے فتح الباری ...... یعنی جو روایت بخاری کتاب الجہاد میں ہے ۔ وہ بغیر ہمزہ ہے ۔ جسکے معنے ہوئے ہذیان بکا ۔ اور ہمزہ کے لانے سے یہ معنے ہوئے کیا ہذیان بک رہا ہے ۔

(۶) تو اب بتایئے ۔ حوالہ شیعہ صحیح ہوا یا غلط ۔

(۷) اسی فتح الباری میں ہے ۔ فکانہ قال کیف تتوقف الظن انہ کغیرہ یقول الھذیان فی مرضہ ۔ یعنی جس شخص نے حضرتؐ کے حکم کی تعمیل چاہی ۔ اس نے کہا کیوں تم توقف کرتے ہو ۔ حضرتؐ کے حکم کی تعمیل میں ۔ کیا رسول اللہ بھی دوسروں کی طرح ہیں ۔ جو مرض میں ہذیان بکتے ہیں ۔

الجواب :۔ آپ تو فرما چکے ۔ اب میری سنیئے ۔ آپ فرماتے ہیں ۔ اس افترا پردازی کا کیا نتیجہ ہو گا ۔ حضرت ! معاف فرمایئے ۔ اسقدر خود فراموشی ۔ آپ بھولتے ہیں ۔ میں کوئی افترا نہیں کیا میں نے تو صرف سوال کیا کہ "عمر نے کہا یہ شخص (رسول کریم) ہذیان بک رہا ہے" کس لفظ کا ترجمہ ہے اسمیں افترا کی کونسی بات ہے ۔ البتہ آپ نے کتاب المرضیٰ کے صفحہ ۸۴۶ کا حوالہ دیا ۔ اور یقیناً کتاب المرضیٰ میں کوئی ایسا لفظ یا فقرہ نہیں ۔ جس کا یہ ترجمہ ہو کہ "عمر نے کہا یہ شخص ہذیان بک رہا ہے" پس یہ افترا پردازی جس کی طرف سے ہے ۔ وہی اس کا نتیجہ بھی بتائے ۔ مجھ سے پوچھتے ہیں تو عرض کئے دیتا ہوں ۔ افترا پرداز کی ذلت ۔ رسوائی ۔ سواد الوجہ ۔ کیونکہ مشہور ہے کہ جھوٹے کا منہ کالا ۔ نہ دوسرے قرار پڑھیے ۔ میں بھی آپکا ہمنوا ہوں ۔ الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین ۔

(۲) آپ فرماتے ہیں کہ میں نے دعوی کر دیا ۔ شیعہ نے غلط حوالہ دیا اور ثبوت ندارد ۔ حضرت ! میں نے تو انکار کیا ہے کہ یہ حوالہ کتاب المرضیٰ میں نہیں ۔ بلکہ اجازت دیں تو کہدوں ۔ صحیح البخاری میں نہیں ۔ پس ثبوت تو ان کے ذمہ ہے ۔ جو دعوی کرتا ہے کہ "عمر نے کہا یہ شخص ہذیان بک رہا ہے" صحیح بخاری

کتاب المرضیٰ صفحہ ۸۲۶ پر ہے " دہی ثبوت ہے۔ اور اگر آپ مجھ مدعی بناتے ہیں۔ تو یہاں اس سے انکار نہیں۔ ثبوت یہی ہے کہ میں نے صحیح بخاری مطبوعہ دہلی بھی دیکھی۔ اور دوسرے مقامات کی بھی۔ مگر مجھے کوئی ایسا فقرہ نہیں ملا جس کا یہ ترجمہ ہو کہ " عمر نے کہا کہ یہ شخص ہذیان بک رہا ہے " اگر کوئی ایسا فقرہ ہے۔ تو آپ اسے پیش کریں +

(۳) آپ فرماتے ہیں۔ جو حوالہ اصلاح میں دیا گیا ہے۔ وہ بخاری کی کتاب المرضیٰ کا ہے پارہ ۱۸۔ حضرت! یہ کیا بات ہے کہ آپ افترا پر افترا فرمائے جاتے ہیں۔ دشنام کہ در مذہب با شد طاعت سنا ہوا تھا۔ مگر افترا غالباً اس کا مصرعہ ثانی ہے۔ میں نے آپکے ارشاد کے مطابق صحیح بخاری سے کتاب المرضیٰ تمام دیکھ ڈالی۔ مگر اس میں کوئی ایسی حدیث نہ ملی جس کے الفاظ کا یہ ترجمہ ہو۔ کہ " عمر نے کہا یہ شخص ہذیان بک رہا ہے " اب آپ کتاب المرضیٰ کا حوالہ دیتے ہیں پارہ ۱۸۔ اسے لیجئے۔ اور غضب ہو گیا کہ پارہ ۱۸۔ اول سے آخر تک دیکھ ڈالا۔ اسمیں " کتاب المرضیٰ " ہے ہی نہیں یا مظہر العجائب۔ ہاتھی سے ہودج غائب شاید اسی موقعہ کے لئے ہے۔ یہ آپ میری اچھی رہنمائی فرما رہے ہیں۔ پہلے کتاب المرضیٰ کا حوالہ دیا اور صفحہ ۸۲۶ بتایا۔ گو صفحہ ٹھیک نہ ہو۔ مگر خیر کتاب المرضیٰ تو بخاری سے ڈھونڈھ نکالی۔ خوش ہوا۔ کہ اس سے حوالہ مل جائیگا۔ لیکن نہ ملا۔ اب آپ کتاب المرضیٰ پارہ ۱۸ میں بتا رہے ہیں۔ بنگال کے ضلع سارن اور پھر اس کی بستی کھجوہ کے کسی کتب خانے اور کتب خانہ بھی غالباً " شیعہ کتب خانہ کی الماری۔ اور الماری بھی آپ کی الماری میں شاید کوئی ایسی صحیح بخاری یا کم از کم " بخاری " ہوگی۔ جس کے پارہ ۱۸ میں کتاب المرضیٰ ہوگی۔ ہمارے ہاں تو افسوس ایسی صحیح البخاری نہیں۔ جس کے پارہ ۱۸ میں کتاب المرضیٰ ہو۔ اور پھر اسمیں ایک حدیث ہو جسمیں یہ الفاظ بھی ہوں " عمر نے کہا یہ شخص غلبہ درد سے ہذیان بک رہا ہے " پہلے تو قرآن مجید کی نسبت سنتے تھے۔ کہ اس کا صحیح اور مکمل نسخہ حضرت حجۃ اللہ علی الارض امام مہدی کے پاس غار میں ہے۔ اب یہ نئی بات معلوم ہوئی۔ کہ ایک ایسی صحیح بخاری بھی ہے۔ جس کے پارہ ۱۸ میں کتاب المرضیٰ ہے۔ اور اسمیں ایک حدیث ہے جس کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے کہ " عمر نے کہا یہ شخص غلبہ درد سے ہذیان بک رہا ہے " امنا و صدقنا۔ ہاں صاحب تبرا پڑھئے۔ میں آپ کے ساتھ ہوں۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین (زور سے) ثم لعنۃ اللہ علی الکاذبین (خوب زور سے) ثم لعنۃ اللہ علی الکاذبین

[1] سرکار شریعتمدار علامہ سید علی الحائری ہی اپنی الماری کا جائزہ لیں +

(۴) - آپ لکھتے ہیں۔ خاکسار ایڈیٹر تشحیذ نے جو عبارت پیش کی ہے۔ وہ باب کتابۃ العلم کی ہے۔ اگر کتاب المرضیٰ کی روایت نقل کرتے۔ تو آپ کو معلوم ہوتا شیعہ کا حوالہ کسی طرح غلط نہ تھا۔

بجا فرمایا! مگر افسوس ہے کہ میں آپ کے "مکاشفہ" کا قائل نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ گذشتہ ہزار سال میں شیعہ میں کوئی "ولی اللہ" "ملہم من اللہ" نہیں ہوا۔ جناب معلی القاب۔ اس خاکسار نے ہرگز باب کتابۃ العلم سے وہ حدیث نقل نہیں کی۔ بلکہ یہ عبارت کہ **قال عمر ان النبی قد غلب علیہ الوجع وعندکم القرآن** کتاب المرضیٰ ہی سے نقل کی۔ اور اب پھر کرر دیکھ کر درانحالیکہ صحیح البخاری صفحہ ۸۴۶ پارہ ۲۳ کتاب المرضیٰ میرے سامنے ہے لکھ رہا ہوں۔ اور اسی سے یہ روایت نقل کر کے بشرح صدر اعلان کر رہا ہوں۔ شیعہ کا حوالہ ہر طرح **غلط** تھا بلکہ **جھوٹ** تھا۔ اگر تبرا کا شوق ہو تو پڑھیے۔ اس وقت ایک سنی اور سنی بھی **احمدی** آپ کی مدد کرنے کو تیار ہے۔

(۵) آپ فرماتے ہیں۔ خاکسار نے پوچھا۔ ہذیان بک رہا ہے کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ حضرتا! یہ پردہ کیسا۔ میں ممتاز الافاضل کے دوست ایڈیٹر اصلاح کا امتحان نہیں لے رہا کہ ہذیان بک رہا ہے کی عربی پوچھوں۔ میں نے تو یہ عرض کیا کہ عمر نے کہا یہ شخص (رسول کریم) ہذیان بک رہا ہے"۔ کس فقرہ کا ترجمہ ہے؟ پھر یہ بھی عجیب بات ہے کہ ابھی آپ فرما رہے تھے " اگر کتاب المرضیٰ کی روایت نقل کرتے۔ تو آپ کو معلوم ہوتا شیعہ کا حوالہ کسی طرح غلط نہ تھا" اور ابھی آپ مجھے بخاری کتاب الجہاد کا حوالہ دینے لگے اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ کتاب المرضیٰ میں **ھجر** (ہذیان) کا لفظ آپ کو بھی نہیں ملا۔ ورنہ "کتاب المرضیٰ" چھوڑ کر کتاب الجہاد میں کیوں چلے گئے۔ اور لطف یہ ہے کہ مطلب اس سے بھی حاصل نہ ہوا۔ کیونکہ جو اعتراض **اھجر** سے آپ نے پیدا کیا۔ اسی کا جواب نقل کر دیا۔ یعنی کسی نے یہ نہیں کہا کہ رسول کریم (نعوذ باللہ) ہذیان بک رہے ہیں۔ بلکہ یہ کہا کہ نعوذ باللہ کیا رسول کریم ہذیان کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں پس آپ سے دریافت کر لو۔ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ آپ نے خود ہی فتح الباری سے نقل کیا۔ اور ترجمہ دیا جس شخص نے حضرت کے حکم کی تعمیل چاہی۔ اس نے کہا کیونکہ تم توقف کرتے ہو۔ حضرت کے حکم کی تعمیل میں کیا رسول اللہ بھی دوسروں کی طرح ہیں۔ جو مرض میں ہذیان بکتے ہیں (اصلاح صفحہ ۱۶ جلد ۲۳)

(۶) ارشاد ہوتا ہے۔ اب فرمائیے شیعہ نے غلط حوالہ دیا یا صحیح۔ جناب والا نہایت ادب سے عرض کروں گا آپ کے تمام حقوق ہمسرانہ کی حفاظت کرنے کے بعد کہ واقعات مجھے یہ کہنے پر مجبور کرتے ہیں کہ شیعہ نے

بلکہ مجھے کہنا چاہیئے "فاضل شیعہ نے" اور اس سے بھی بڑھکر یہ کہ شیعہ قوم کے قائم مقام اصلاح کے دیانتدار فاضل علام ایڈیٹر نے غلط حوالہ دیا۔

(۷) آپ فتح الباری کا حوالہ دیتے ہیں اور میں صحیح البخاری کی بابت پوچھتا ہوں پہلے اس سے نبٹ لیجئے۔ آپنے پارہ اٹھارہ سے ایک حدیث نقل کی جس کے الفاظ یہ ہیں "اشتد برسول اللّٰہ وجعہ فقال ایتونی اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدہ ابدا فتنازعوا ولا ینبغی عند نبی تنازع فقالوا ما شانہ اہجر استفہموہ فذھبوا یردون عنہ فقال دعونی" افسوس ہے کہ اس حدیث میں کوئی ایسا لفظ نہیں۔ جس کا یہ ترجمہ ہو سکے "عمر نے کہا کہ یہ شخص غلبہ درد سے ہذیان بک رہا ہے"

ایڈیٹر صاحب! خدارا انصاف یہ کس قدر ظلم کی بات ہے کہ صریحاً فتنازعوا جمع کا صیغہ پھر لکھا ہو فقالوا اور آپ مجھے قالوا کا یہ ترجمہ کرنے پر مجبور کریں کہ کہا عمر نے۔ کیونکہ بجز اسکے آپکے اس حدیث پیش کرنے کا کچھ مطلب نہیں ہو سکتا۔ یہاں میں یہ بحث نہیں اُٹھاتا کا اہجر استفہموہ کا مطلب آپ ہی کے مسلمات کے رو سے کہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ فقالوا کا ترجمہ عمر نے کہا۔ کیسے ہو سکتا ہے کیا علم لغت وصرف ونحو بھی نیا ایجاد کیجئے گا حضرت! اسی کے ساتھ کی حدیث میں تو فاختلف اھل البیت فاختصموا لکھا ہے اس کا ترجمہ ایک عقیدتمند جو اہل البیت کا لفظ پڑھتے ہی سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔ سوا اس کے کیا کر سکتا ہے "پس اختلاف کیا اہل بیت نے پس وہ جھگڑ پڑے" اب فرمایئے الزام بیچارے عمر پر ہے جس نے کہا تو یہ کہا حسبنا کتاب اللّٰہ جو اولم یکفہم کی تعمیل ہے۔ یا نبی کریمؐ کے سامنے تنازع کرنے والوں پر۔ ولا ینبغی عند نبی تنازع ؛

ایڈیٹر صاحب خدا جانے کیا بات ہے آج یا خفیا رمیر دجی تبرا کرنے کو چاہتا ہے۔ کیا آپ مہربانی فرما کر اپنا پرچہ اصلاح نمبر ۵ صفحہ ۳۸ اور تشحیذ ماہ ستمبر صفحہ ۳۵ سامنے رکھکر باواز بلند تمام شیعان حیدر کرار کے ساتھ ایک دفعہ پھر یہ نہ کہینگے۔۔۔

الا لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین

ضرور ممنون فرمایئے گا۔ جزاکم اللّٰہ جزاءً موفوراً

روگ کا گھر کھانسی اور مہاراجہ صاحب کا شکریہ

جناب مہاراجہ فیوڈیٹری چیف - بولانگر ضلع سمبل پور سے تحریر فرماتے ہیں - آپکے روانہ کردہ کھانسی کی دوا کیلیے میں مشکور ہوں اس دوا سے میری کھانسی بالکل دفع ہوگئی مجھے سات خوراک سے زائد پینے کی نوبت ہی نہیں آئی - کھانسی مجھے بہت دنوں سے تکلیف دے رہی تھی - اسوجہ سے دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں بلغم کے دفع کرنے اور کھانسی کے دور کرنے کے لیے یہ ایک ہی دوا ثابت ہوئی ہے شیشی کلاں عہ شیشی خورد ۸ر محصولڈاک شیشی کلاں ۶ر محصولڈاک شیشی خورد ۵ر

...ی لائن

خونی بواسیر اور خون بند کرنے کی دوا -

یہ خوشبودار بے ذائقہ دوا چند بوٹیوں سے بنی ہی اور خون بند کرنمیں بیمثل ہی ناک سے خون جاتا ہو تو تھوڑا سا عرق سونگھ لینے سے اسیوقت بند ہو جاتا ہی مسوڑوں سے اگر خون جاری ہو تو مساوی مقدار سے گرم پانی میں عرق ملاکر روز کلی کرنیسے مسوڑے سخت ہو جاتے ہیں اور خون بند ہو جاتا ہی موبنھ کے راستہ یا بلغم کے ساتھ خون جاتا ہو تو اس دوا کے پینے سے بند ہو جاتا ہی - عورتونکی پیہ ورکی بیماری میں یا حمل کی حالت میں خون جاتا ہو تو اس دوا کے استعمال کرنیسے فوراً ہی آرام ہو جاتا ہی +

خونی بواسیر

اس دوا کے کھانے اور پچکاری لینے سے رگیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور مرض جڑ سے جاتا رہتا ہے قیمت فی شیشی ایکروپیہ چار آنے پچکاری کا پنج ہم محصولڈاک ۱۰ر اور ۸ر

کلوروڈائن | یہ انگریزوں کی خانگی دوا ہی - رباحی درد مروڑ خواہ کسی وجہ سے ہو اسکی ایک ہی دو خوراک سے جاتی رہتی ہی - آؤں - دست اور پیچش کیلیے بھی نہایت مفید ہی قیمت فی شیشی ۱۰ر محصولڈاک ۵ر ایک درجن شیشی کی قیمت چار روپے (للعہ)

ڈاکٹر ایس کے برمن ۱۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ -